

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُلْتُمْ لِلّٰهِ عِدَّتُمْ عَلٰی شَیْءٍ فَاصْبِرُوْا ۚ وَیَسِّرْ لَّکُمُ الْوَسْلٰۤیٰۤہُ ۚ وَیَخْرِجْ لَکُم مِّنْ حِوَارِہِمْ اَیُّہُمْ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُلْتُمْ لِلّٰهِ عِدَّتُمْ عَلٰی شَیْءٍ فَاصْبِرُوْا ۚ وَیَسِّرْ لَّکُمُ الْوَسْلٰۤیٰۤہُ ۚ وَیَخْرِجْ لَکُم مِّنْ حِوَارِہِمْ اَیُّہُمْ

فہرست مضامین

مذہبہ السیاح - نامہ نمبر - اخبار احمدیہ جلد ۲
مصارف جلد ۱۰۰ - شمارہ ۱۰۰
انجورہ فوریہ کی بھرتی
سربراہی کو اخلاقی طاقت حاصل کرنا
اخلاقی بہد و نیامیں مقصد زندہ رہنے کی گنج
ہندو عورتیں اور یہ وہ
خلیفہ چودہواں کی شہریت
غریب قسیدہ کی تہذیب و تہذیب کا ہونا
گنگا کی گہری گہری گہری گہری گہری گہری
اشستہ نارات
جلد ۱۰ - شمارہ ۱۰

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اس کو قبول کر لیا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایدیت

کاروباری امور

مستقل خط و کتابت بنام

مینجرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: غلام نبی اسسٹنٹ منیجر محمد خان

نمبر ۲۹ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء پانچویں مطبعہ ۲۰ صفحہ ۱۰

نامہ نمبر

سلسلہ تبلیغ و ترقی اسلام

(مولوی عبد الرحیم صاحب تیر - ۱۰ اگست ۱۹۲۲ء)

ماہ رواں میں قابل ذکر امر ہماری عید لیگوس میں عید ہے۔ ۳۰ اگست کو عید انجمنی تھی۔

اس تقریب پر شہر لیگوس میں بہت شور و شر ہوتا ہے۔ اس سال ان کے تیوہار یہاں اپنے شور و غوغا اور ہر قسم کی شرارت کے لئے خاص مشہور ہیں۔ جماعت احمدیہ نے جس شان کے ساتھ اپنی عید منائی۔ وہ دشمن و دوست ہر ایک کے لئے نوید قابل حیرت تھی۔ قریباً ۴۰۰ جوان سفید و ردی میں کوٹ و پتلون اور ۷۰۰ اور ۷۰۰

المہدیہ علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بکیریت ہیں۔ روزانہ بعد از عصر درس قرآن کریم فرماتے ہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

حضرت نانی اماں صاحبہ کی طبیعت علیل ہی چلی جا رہی ہے۔ مبلغین کلاس میں آج کچھ اور طلباء داخل کئے جانے والے ہیں۔

دو دو ہر ایک ایسے جلسوں کی زیرت تھے۔ ان میں پیشہ در۔ اعلیٰ گورنمنٹ افیشل۔ کلرکس اور شہر لیگوس کے معزز گھرانوں کے جوان (آج بے زر بے پرستی پہلے کے اُمرار و رؤسا) شامل تھے۔ ان کے پیچھے صابو امارت چاندی سے منڈھا ہوا عصائے امارت اٹھائے جا رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک مخلص افریقین امام جسے "لیماوا احمدیہ" کہا جاتا ہے۔ اور ایک سبز پگھلی والا ہندوستانی جسے "ایو الا احمدیہ" سفید آدمی احمدیت کا مالک کہتے ہیں۔ جاہل تھے۔ ان کے پیچھے افریقین الفاظ (مولوی) تفسیری (مدرس قرآن) اور ایوانیکو (ہیڈ طالب علم) اکیوٹر (طلباء قرآن) خدائے فرماں کو پہن کر پہنچے تھے۔ سوار گھوڑوں پر جلسوں کے ہمراہ اور علم بردار و عوام کے پیچھے تھے تمام دونوں

کی زبان پر نہایت مؤثر آواز میں اللہ اکبر اللہ اکبر
 لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
 عید گاہ میں اسی جلوس کے ساتھ پہنچے۔ اور اسی طرح
 عید گاہ سے جامع مسجد تک گئے۔ اور جماعت احمدیہ
 نے پہلی مرتبہ اس مظاہرہ کے ذریعہ غیر احمادیوں کو نصیحت
 کی اور مسیحیوں کو غفلت اسلام دکھائی۔ جس کا
 اس شہر میں نمایاں اثر ہوا۔ الحمد للہ۔

خطبہ عید
 عید اصغی کے مسائل کو ایک دورہ کی صورت
 میں پہلے سے شائع کر دیا گیا تھا۔ اور پھر
 ایک اشتہار کے ذریعہ بھی اعلان کر دیا گیا تھا کہ عید کی
 نماز کوئی عید گاہ میں دس بجے اور خطبہ ۱۰ تا ۱۱ تک ہوگا
 گوشتہار میں میرا نام تھا۔ مگر مناسب سمجھا گیا کہ
 امام قادیانی خطبہ پڑھیں۔ اور امام نے پہلی مرتبہ عید گاہ
 میں حسب طریق سلسلہ احمدیہ خطبہ پڑھا۔ جس کا خلاصہ
 عرب ذیل تھا۔

تم لوگوں پر اللہ کا فضل ہے کہ تم نے روشنی دیکھی۔ اور
 جب پیشگوئی سفید الفا قرآن سکھائے آیا۔ اور محمد کو
 کے جزل مہدی کا پیغام لایا۔ تم اصلاح کرو۔ ایمان
 لانا اور علی نہ کرنا۔ اور پند نہیں۔ تم اپنے دلوں کو پاک
 کرو۔ بد قسمت ہے وہ جو مہدی پر ایمان نہیں لانا کیونکہ
 ہر گز سوا سب تار کی ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کر دو
 تم لوگو! نہیں دیتے۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے میں
 سمجھت ہو۔ اب چست بن جاؤ۔ اور گورنمنٹ سے
 درخاستی کا تعلق رکھو۔ کیونکہ ہم احمادیوں کے لئے اللہ
 نے گورنمنٹ کو محافظ کر کے بھیجا۔

احمدیت کا شہر پر اثر
 میں اللہ تعالیٰ کا خاص شکر یاد
 کرتا ہوں۔ کہ میری محنت بھل لاری
 ہے۔ بہت جوان شراب سے تائب ہو گئے ہیں۔ اور
 بعض شہر اندری اندر احمدی ہے۔ جو جان اپنے والدین
 خانہ میں اور والدین بھی گئے ہیں۔ ان کی حاضری نہیں۔ والا لیگوس
 کا ہر جوان احمدی ہے۔ گھر گھر میں احمدیت کا ذکر ہے
 ایک بوڑھے سخی پادری نے ایک جوان سے پوچھا
 کیا تم احمدی ہو۔ اثبات میں جواب پکار کہنے لگا۔

ahmadiya movement in the

ہندوستان میں احمدیہ تحریک
 ہندوستان احمدیہ تحریک کے ملک کی امید ہے۔ یہی آراء
 مختلف طبقوں میں زور سے ظاہر کی جا رہی ہیں۔ عام
 مخالفت گھٹ رہی ہے۔ البتہ انفرادی سطحی کے واقعات
 برابر جاری ہیں۔

احمدی نماز اور خطبہ
 داؤد ایک نوجوان دراز قد
 خاندانی لڑکا ہے۔ ریلوے
 میں کارکن ہے۔ اس کا باپ ایک شہر آدمی ہے مگر
 جاہل ہے۔ اور بیٹے کا اس لئے مخالف ہے کہ وہ
 لمبی نمازیں پڑھتا ہے۔ غریب داؤد میرے پاس باجیتم
 آیا۔ اور کہنے لگا۔

”آج رات چنانچہ میرے باپ نے مجھے دوران
 نماز تہجد میں مارا۔ ایک دفعہ تو میں خاموش رہا۔ دوسری
 مرتبہ شدت درد سے میں ضبط نہ کر سکا۔ اور گھر چھوڑ کر
 باہر گیا۔ اور نماز پڑھی۔ میرا باپ کہتا ہے کہ تم لمبی احمادی
 نماز پڑھتے ہو۔ جب تم مسجد میں لکھنے نماز پڑھتے ہو
 تو ایک آدمی آتا ہے۔ نماز ختم کر کے چلا جاتا ہے دوسرا
 آتا ہے۔ ختم کر لیتا ہے۔ مگر تمہاری نماز سے بھی ایک
 رکعت بھی ختم نہیں ہوتی۔ تمہارے الفاظ تم کو جا بھٹکا
 ہے۔ اب وہ سفید شریر تمہارا باپ ہے
 میں نہیں۔ تم دن کی مہلت ہے گھر سے نکل جاؤ۔“
 پیارے داؤد نے کیا جواب دیا؟

Father listen! I will leave
 your house but I will not
 leave Ahmad

باپ! میں تمہارے گھر کو چھوڑ دوں گا۔ مگر احمد
 کو نہیں چھوڑ سکتا۔
 یہ محض ایک واقعہ منجملہ ان روزانہ تکالیف کے ہے جو
 لیگوس کے احمادی بھائیوں کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر
 یہ انعامات کی پیش خمیہ ہیں۔

نومبائین
 ایام زید پورٹ میں آئے لوگوں نے
 بیعت کی۔ ان میں سے قابل ذکر ایک
 نوجوان ہے۔ جو نائب چیف امام غیر احمادیاں کا بیٹا
 ہے۔ اور اس کے علاوہ اور دو اشخاص بھی صاحب علم

و دجاہت ہیں۔ اللہ استقامت دے۔

قریح ڈھومی
 مبلغ سچارج ڈھومی مولوی امین شینا
 نے ایک ماہ کا دورہ اندرون ملک میں
 کیا۔ اور ہر جگہ پیغام حق پہنچایا ہے۔ ان کی رپورٹ کا ترجمہ
 گھنٹی آئینہ شمس الفضل میں درج ہوگا۔ حالات بہت امیدوار
 ہیں۔ میں نے گورنمنٹ سٹریٹ کے قریب سے ملاقات کر کے
 کے لئے درخواست کی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ یہ راستہ بھی
 کھل جائیگا۔

گولڈ کوٹ
 مولوی فضل الرحمن کی طبیعت پچھلے دنوں
 خواب رہی ہے۔ سنا کی شکایت تھی تاہم
 وہ کام میں مصروف ہیں۔ اور دس قرآن جاری کر رکھا ہے۔
 اور تبلیغ کے ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

سیر الیون
 مولوی الہادی اگجی مبلغ سیر الیون کی علالت
 طبع کے باعث کوئی زیادہ کام وہاں نہیں
 ہو سکا۔ مگر اب صاحب موصوف نے جوش سے تبلیغ
 شروع کر دیا ہے۔ جزاء اللہ۔

اخبار احمدیہ

ریاست رام پور میں زمین
 ریاست رام پور میں زمین
 دس میل لمبی اور دس میل چوڑی
 آبادی کھیرا سٹریٹ ہے۔ جس میں قد آدم گھاس ہے۔ نہر ہے۔
 جاہل بھی ہیں۔ غرض کہ پانی یا فراط ہے۔ زمین بھی اچھی ہے۔ دخت
 کم ہیں۔ صحرائی ماحول بہت ہیں۔ البتہ چاند کا پانی خراب ہے
 سنا اور طحال پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے لوگ چھوڑ کر بھاگ
 آتے ہیں۔ لیکن جہاں پر چالیس پچاس گھر کی آبادی ہو جاتی ہے
 وہاں پر چاند جو کچھ سہولت سے صاف کٹو جاسکتے ہیں۔ اس
 بہت عمدہ پانی میسر آسکتا ہے۔ مگر احمادیوں کو مذہبی آزادی پڑ
 ہے۔ وہ نہ ہی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور نہ علیحدہ جاوٹ بنا سکتے
 ہیں۔ ذرا سی شورش پر ریاست انہیں نکال سکتی ہے۔ حضرت
 پہلے حکم ہو چکا ہے کہ پہلے اپنی درخواستوں میں احمادی ہونا ظاہر
 کر دیا جائے۔ اور حقوق کی حفاظت اور مذہبی آزادی کے متعلق
 اقرار لے جاویں۔ تب احمادی جاویں۔ مرنہ جاویں۔ ناظر امور قادیان
 رشتہ سید مغل پٹھان کشمیری۔ لکے زئی قوم کی لڑکیوں کے

قادیان دارالامان - ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء

بسم الله الرحمن الرحیم الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء

مصارف حاسبہ سالانہ ۱۹۲۲ء

صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے کہ ہر محکمہ کا افسر ہر سال تجویز کرتی ہے پچھلے سال جلسہ سالانہ کا کام ہی سالانہ سے ایسا فاکسار کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ اور فاکسار نے جلسہ بہت عمدہ پہلے کام شروع کر دیا تھا۔ جس سے بہت حد تک سہولت پیدا ہو گئی تھی۔ مگر اس قدر ۱۹۲۲ء کے جلسہ کے انتظام کے لئے انجمن سے غلطی ہوئی۔ اور شروع سال سے کسی افسر کا تقرر نہ کیا گیا۔ بلکہ جلسہ جیب قریب آگیا۔ تب افسر کے تقرر کا خیال پیدا ہوا۔ اور اب یکم اکتوبر ۱۹۲۲ء سے انجمن نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کے لئے دفتر قائم کیا۔ اور کلرک مجھے دیکر جلسہ کا کام کرنے کی استدعا کی۔ گو وقت بالکل تھوڑا ہے۔ اور انجمن نے سخت غلطی کی ہے۔ کہ اس نے پہلے توجہ نہیں کی۔ مگر پھر بھی یہ کام سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ میں نے اس کام کو سرانجام دینے سے انکار نہیں کیا۔ انجمن کی خاطر نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاطر۔

اس تمہید کے بعد میں تمام اجاب کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے پچھلے سال جبکہ گندم خطر ناک طور پر جنگی تھی۔ اور قحط نے لوگوں کا کچھ مر کھال دیا تھا۔ نہایت مردانگی اور دینی جوش کے ساتھ اس کام میں حصہ لیا۔ اور خدا کے فضل سے کام باحسن وجہ طے پایا تھا۔ اب جبکہ رحمت الہی نے فلاح کو بہت سستا کر دیا ہے اور معین اور چیزوں کا نرخ بھی ارزاں ہے۔ تو امید ہے ضرور اس کار خیر کی طرف متوجہ ہوں گے۔

سب سے بڑی چیز آرد گندم ہے۔ جو چھ سو من بچتے ہو گا۔ اس وقت آٹے کا بہاؤ جو ہم کو تمام اخراجات

کھال کر پڑے گا۔ آٹہ تاریختہ فی روپیہ ہے۔ یعنی کل خرچ تین ہزار روپیہ آٹے پر ہو گا۔ حالانکہ پچھلے سال کے بعد کے لحاظ سے چھ ہزار روپیہ سے بھی زیادہ کا آٹا خرچ ہوا تھا۔ کیونکہ اس وقت چار تار آٹائی روپیہ ملنا بھی مشکل تھا پس آٹے کا معاملہ تو خدا کے فضل سے نرخ کے لحاظ سے بڑی خوشخبری دینے والا ہے۔ اب اس کے متعلق دو ہی صورتیں ہیں یا تو اس کے حصص مقرر کئے جائیں۔ یعنی فی پانچ روپیہ کا ہو۔ جو صائب ایک حصہ دینا چاہیں۔ وہ پانچ روپیہ دوازد فرادیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ضلع چک سہرگودا وغیرہ کی زمیندار جماعتیں فلاح بصورت فلاح تمام مقدار میں جمع کریں۔ پھر خواہ اس کو بیچ کر اس کی قیمت خرچ میں روانہ فرادیں۔ خواہ غلہ ہی یہاں بھیدیں۔ غرض دو صورتوں میں سے وہ صورت اختیار کی جائے۔ جو کفایت اور آسانی سے عملد آد میں لائی جاسکے۔ اس کے لئے دوسرے اجاب بھی حصص روانہ فرادیں۔ اور زمیندار اجاب کی ملنے کا بھی منتظر ہوں۔ جو بوابی خاک ہر جگہ سے مجھے پہنچ جانی چاہیئے۔

آرد گندم کے بعد ایندھن کا خرچ ہے۔ سو خدا کے فضل سے اس کے متعلق چھ ہری نور الدین صاحب احمدی بنجرہ ساکن چاک نمبر ۱۱ متصل سٹیشن ٹرپر ضلع سننگری نے تمام لکڑی مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز ایک اور صاحب نے بھی جن کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں۔ میری یاد میں کسی جگہ لکھا ہوا ہے۔ وعدہ کیا ہے کہ وہ پانسو من بچتے ایندھن روانہ فرادینگے۔

تیسرا خرچ گھی کا ہے۔ اس کے متعلق گو وقت زیادہ نہیں مگر پھر بھی کافی دقت ہے۔ تمام ان جماعتوں اور اجاب کو مخاطب کرتا ہوں۔ جنہوں نے پچھلے سال گھی مہیا کیا تھا کہ اس دفعہ بھی وہ میدان قباب میں آئیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے قائم مقام بن کر آٹے کے ہوائوں کے میزان بنیں۔ میں الگ الگ چٹھیاں لکھ آدمی بھی بھیجوں گا۔ صرف اخبار کی تحریک تاکہ معاملہ محدود نہ ہو گا۔

چوتھا خرچ گوشت کا ہے۔ یہ حرب سابق ضلع ہوشیار پورہ جالندہر پر پڑنا چاہیئے۔ اس کے متعلق تفصیلی تجاویز میں ان ہر دو ضلعوں کے سکریٹریوں کو تحریر کئے ہوئے ہیں۔

ہوں۔ یہ اعلان قادیان قادیان اور خیردار کے لئے ہے گوشت کے بعد انہوں اور دیگر مسالجات کا خرچ ہے یہ تو بہر حال ضلع گودا سپورہ کے ذمہ پڑے گا۔ باقی سٹیشنری اور دیگر متفرق اخراجات۔ سودہ مندر جدول فہرست سے اجاب کو معلوم ہو سکتے ہیں۔ جن کو بڑھ کر ہر احمدی بھائی کا فرض ہے کہ وہ مجھے بایں ایک مطلع فرماویں۔ کہ وہ فہرست میں سے کونسی چیز اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔ نیز جماعتوں بلکہ ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس مضمون پر غور کریں۔ اور فہرست کو بغور ملاحظہ فرمادیں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ اس کار خیر میں کہاں تک حصہ لے سکتے ہیں پچھلی دفعہ لال ٹینوں وغیرہ یعنی مستقل اسباب کی اجاب نے اعانت کی تھی۔ اب ان اشیاء کی ضرورت نہیں۔ بلکہ فہرست میں صرف ان اشیاء کا ذکر ہے۔ جو اس دفعہ ضروری ہیں۔

اس عام اعلان کے بعد میں بالخصوص قادیان۔ حیدر آباد دکن۔ فیروز پور۔ لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ گجرات کی جماعتوں کو آٹے کے حصص کے متعلق اور احمدی زمینداروں کو گھی اور غلہ ہوشیار پورہ جالندہر کو گوشت اور ضلع گودا سپورہ کے زمیندار بھائیوں کو دالوں اور مسالجات کے متعلق مخاطب کرتا ہوں۔

غلاوہ ازیں جاس کے انتظامی امور کے متعلق بھی اجاب مشورہ دیں۔ کہ کیا نقل و حرکت میں جو دور کئے جانے اور کیا کیا تجاویز ہیں۔ جو عملد آد میں آتی چاہئیں۔ میں اپنے ذمہ پچھلے اعلان کو ختم کرتا ہوں اجاب کو وہ حدیث یاد دلاتا ہوں۔ جس میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من استویٰ میں ہا من حق یصو جس کے دو دن برابر ہوں۔ وہ بھی نقصان میں ہے تو کیا سال ہو گا۔ اس شخص کا جس کے دو سال برابر یا دو سہرا کم ہو گا۔ اس لئے ہر دوست حق اللہ پر ہی کوشش کرے کہ پچھلے سال سے زیادہ امداد میں حصہ لیں۔ ہر قسم کی امداد صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں روانہ فرماویں بنام سب صدر انجمن احمدیہ۔ ان باتوں کو مجھ دیا جائے کہ پچھلے سالانہ سلسلہ ۱۹۲۱ء کے لئے ہے۔ نیز دفتر جلسہ سالانہ میں بھی فاکسار کو اس امداد کی اطلاع دی جائے۔ نیز میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت والدہ رحمہ

کی طبیعت طویل ہے۔ شاید میری جگہ اور کوئی صاحب جلسہ کا کام کریں۔ اس لئے جس انصر کی طرف سے بھی خط آئے۔ ضرور تعمیل فرما دیں۔

| | | | |
|----|---------------|--------------|-----|
| ۳۰ | پیالے | ۵۰۰ | نصف |
| ۳۱ | آبجے | ۱۰۰۰ | نصف |
| ۳۲ | تیل مٹی | ۳۰ | نصف |
| ۳۳ | دیاسلانی | ایک گرس | |
| ۳۴ | شلفم | | |
| ۳۵ | آب | | |
| ۳۶ | کیر پرال | | |
| ۳۷ | پتھر کا کوئلہ | | |
| ۳۸ | ادرک | | |
| ۳۹ | کاغذ | | |
| ۴۰ | دودھ | | |
| ۴۱ | چائے | چار ڈبہ | |
| ۴۲ | موم بتی | دس ہنڈل | |
| ۴۳ | گوشت | آٹھ سو روپیہ | |

سید محمد اسحق - افسر ملہ سالانہ - قادیان

انگور فوج کی بہتری

خلافت ترکی کے ساتھ مسلمانان ہند مذہبی اور دینی تعلق کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اور اسی لئے سلطنت ترکی کے تحفظ اور بقا کے لئے کوشش کرنا اپنے مذہبی و انصاف میں سے بتاتے ہیں۔ اگرچہ ایسا ہی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی ان پر جان و مال سے ترکی کی مدد کرنے کی بھی ذمہ داری فائدہ ہو جاتی ہے۔ اسکے لئے مسلمان بچے زور شور سے آبادی تو لاہر کر رہے ہیں۔ اور کسی حد تک مالی امداد دینے کی کوشش میں بھی لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ہجرت کی بات ہے کہ اس وقت جبکہ یونان اور انگور میں جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اور حکومت ترکی کی زندگی اور موت کا سارا درپوش ہے۔ مسلمانوں نے جانی طور پر امداد دینے کے لئے کوئی تیاری نہیں کی۔ اور شیخ شہید صاحب قدس سرہ نے انگور کی امداد کے طور پر ایک لاکھ مسلمان مجاہدین کو جمع کر لیا۔ اس کو کامیابی ہوئی۔ لیکن یہ اس وقت تک بہت تھوڑے لوگوں نے بھرتی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ اس کا اثر "سرخ ہجرت" کی نسبت بہت زبردست اور براہ راست ترکوں کے حق میں ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک ہجرت

| نمبر شمار | نام شے | تعداد یا وزن یا پیمانہ | انداز قیمت |
|-----------|-----------------|------------------------|---------------|
| ۱ | آب و گندم | ۶۰۰ من سلفہ | تین ہزار روپہ |
| ۲ | دال ماش | ۴۰ من | ۸۰ لکھ |
| ۳ | دال مونگ | ۲۰ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۴ | دال مسور | ۵۰ من سلفہ | ۱۰۰ لکھ |
| ۵ | دال نخود | ۲۰ من سلفہ | ۱۰۰ لکھ |
| ۶ | شک | ۱۵ من سلفہ | ۱۰۰ لکھ |
| ۷ | بلدی | ۲ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۸ | دھنیا | ۲ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۹ | چینی | ۲ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۰ | چاول بہشتی | ۵ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۱ | چاول ٹوٹ | ۱۵ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۲ | گھی | ۱۰ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۳ | مرچ سرخ | ۳ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۴ | پیاز | ۱۰ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۵ | لہسن | ۲ من | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۶ | چائیاں خورد | ۶۰ عدد | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۷ | کھلاں | ۲۰ عدد | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۸ | دوڑیاں مٹی کی | ۲۵ عدد | ۱۰۰ لکھ |
| ۱۹ | تندور | ۲۰ عدد | ۱۰۰ لکھ |
| ۲۰ | کپڑا کھدر | ۵۰ گز | ۱۰۰ لکھ |
| ۲۱ | کٹا ہیاں مٹی کی | ۴۰ عدد | ۱۰۰ لکھ |
| ۲۲ | الائیچی خورد | | |
| ۲۳ | الائیچی کھلاں | | |
| ۲۴ | زیرہ سیاہ | | |
| ۲۵ | لوٹنگ | | |
| ۲۶ | دار چینی | | |
| ۲۷ | سبب سیاہ | | |
| ۲۸ | گھسنے مٹی کے | ۳۰۰ عدد | ۱۰۰ لکھ |
| ۲۹ | لکھنے کے | ۵۰۰ عدد | ۱۰۰ لکھ |

کے وقت تمام ہندوستان میں ایک شور مچ گیا تھا۔ قادیان کے قافلہ روانہ ہو چکے تھے۔ ہجرت کھیاں بن گئی تھیں۔ وہاں ابا انگرہ کے لئے بھرتی کی تحریک پر مردی سی جھائی ہوئی ہے۔ اس کیلئے کوئی جوش نہیں۔ کوئی باقاعدہ کمیٹی نہیں۔ اور جس رفتار سے چلا جا رہا ہے۔ اس کی نسبت ایک ہفتہ کا اندازہ ہے کہ ۱۔

"اگرچہ اس وقت کا بھی اوسط روک لیا جائے تو ایک لاکھ مجاہدین کی تعداد کہیں پانچ چھ سال میں جا کر پوری ہوتی ہے۔"

یہ مردی کیوں؟ اس سستی کی وجہ کیا؟ مسلمانوں کو ایک طرف خلیفہ المسلمین اور مقامات مقدسہ کے متعلق اپنے دعاوی اور دینی طرف اپنے اس طرز عمل کو دیکھ کر دیکھنا چاہیے کہ ان کے قول اور فعل میں کس قدر تضاد ہے۔ اور پھر دوسری اقوام کے مذہبی جوش اور ولولہ کے مقابلہ میں اپنی تاثر نظر کرنی چاہیے کہ کتنی گری ہوئی ہے۔ دیکھئے کہ صاحبان ایک گوردوارہ پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے کس قدر قربانیاں کر رہے ہیں۔ بیسیوں زخمی ہوئے۔ اور اب بیسیوں گرفتار ہو رہے ہیں۔ کیا یہ سمجھا جائے کہ مسلمانوں کی مقامات مقدسہ اور اپنے خلیفہ سے ویتا بھی تعلق نہیں۔ جتنا ان کی کہ ایک گوردوارہ سے ہے۔ اگر یہی صورت ہے۔ تو وہ کس طرح امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ خلافت ترکی اور مقامات مقدسہ کے متعلق ان کی دھمکیاں اور ڈراوے موثر ہو سکتے ہیں۔ یا ان کو کچھ وقت حاصل ہو سکتی ہے۔

اس سے زیادہ نازک وقت سلطنت ترکی پر کبھی نہیں آیا۔ جیسا کہ آتا ہے۔ اور اس سے زیادہ افلاس اور تعلق ہی مسلمانان ہند نے خلافت ترکی سے کبھی نہیں جتایا۔ جتنا اب جتا رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس وقت وہ آرام و آسائش میں پڑے رہے۔ اور ترکوں کی مدد کے لئے گھر سے نکلنے کی جرات نہ کی۔ تو ان کے تمام دعاوی باطل اور ان کی ساری دھمکیاں بے کار ہو جائیں گی۔ انہیں چاہیے کہ ہجرت سے بھی بہت زیادہ اس کے لئے جوش و خروش دکھائیں۔ کیونکہ ہجرت سے تو سوائے نقصان کے اور کچھ نہ حاصل ہو سکتا تھا۔ لیکن اس کے دنیا پر واضح ہو جائیگا کہ ہندوستان کے مسلمان صرف باتیں بنانا نہیں جانتے بلکہ کچھ کر کے دکھانا بھی جانتے ہیں۔ اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو ترکی کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیکھئے۔ ۱۔

اور آفت سے کیا فائدہ؟

سوراجیہ کو اخلاقی طاقت حال کرنے والوں کے اخلاق

وہ لوگ جو اپنے رد
زور اور اخلاقی
قوت سے انگریزوں
کو ہندوستان سے نکال کر خود حکمران بننا چاہتے ہیں۔ ان کے
اخلاق اور روحانیت کا اندازہ لگانے کا ذریعہ اس سے بڑھ کر
اور کیا ہو سکتا ہے کہ ان کے اخبارات کو دیکھا جائے۔
اخبار "زمیندار" ان لوگوں کا خاص اخبار ہے۔ اس نے
اپنے ۱۶ اکتوبر کے پرچہ میں اپنے شریکانہ اخلاق کا جو ثبوت
دیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے لکھتا ہے۔

"برقعہ پوش کا لطف انگیز اور معنی خیز خطاب
جو ہمیں بارگاہ "پیشہ اخبار" سے لطف ہوا ہے
اس کے متعلق ہم اپنے قدیمی کرم فرما معاصر کے احسان
میں۔ اور اس کی زحمت کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں
رہ سکتے۔ جو جناب "پیشہ اخبار" نے اپنی جدت
آفرینی سے ہمیں برقعہ پوش بنا کر خواہ مخواہ ہمارا
رشتہ کسی شریف بی بی سے جوڑنے کے لئے برداشت
کی ہے۔"

"شریف بی بی" ایک زنانہ پرچہ ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب
پیشہ اخبار کی لڑکی کے زیر انتظام نکلتا ہے۔

اس نشریہ سے زیادہ ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں
زمیندار کا ایسا غیر شریکانہ حملہ اور زمیندار کے ناظرین
کی اس پیشہ پوشی شہرت ہے اس بات کا کہ ابھی تک یہ لوگ
اخلاقی منزل سے کوسوں دور ہیں۔ شریکانہ سلوک کرنا تو
انگڑا۔ شریکانہ کلام کہنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے۔
اگر اسی قسم کے اخلاق کے زور سے سوراجیہ حاصل کرنے
کی امید رکھتے ہیں۔ تو سمجھیں کہ قیامت تک بھی حاصل
نہیں کر سکیں گے۔

کیا مقتادہ مجہول کے اتنے بڑے حامی "زمیندار"
کے لئے شرم کا مقام نہیں کہ وہ برقعہ پوش کے لفظ کی بھی
برداشت نہ کر سکا۔ اور وہ کچھ کہہ کر را۔ جس پر اخلاق
اور بد اطوار انسان بھی شرم سے گردن جھکا لے۔ اس سے
یہ بھی ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کے مقتادہ میں خاموش معجزہ
کا اعلان کسی گورنمنٹ کی قوت اور طاقت کے نام کے پیش
سے در نہ جن میں ایک لفظ کی برداشت کی طاقت نہیں

اور اس وقت تک چین نہیں آتا۔ جب تک گندے
سے گندے الفاظ اس کے جواب میں استعمال نہ کر لیں
ان سے اگر گورنمنٹ کے مقابلہ میں کچھ ہو سکے۔ تو
کیونکر دریغ کریں۔

کسی قوم کے دنیا میں عزت اور وقعت حاصل کرنے کیلئے
شریکانہ اخلاق اور مہذبانہ قادات ہی وہ چیز ہے۔ جو
کامیابی کی بنیاد ہوتی ہے۔ لیکن افسوس ہندوستانیوں
میں اور خاص کر مسلمانوں میں اس کا نام و نشان نہیں
پایا جاتا۔ کامش مسلمان پہلے اپنی اخلاقی حالت کی اصلاح
کی فکر کریں۔ اپنے آپ کو حکمرانی کے قابل بنائیں۔ اور پھر
حصول حکمرانی کی کوشش کریں۔

دنیا میں مرد زندہ رہا ہو

آیات سے یہ بات نکالتے ہیں کہ مردے اسی دنیا میں
دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کا تو یہ
معجزہ بتاتے ہیں۔ کہ وہ جسمانی مردوں کو زندہ کیا کرتے
تھے۔ ہماری طرف سے اس کے خلاف جو دلائل پیش
کئے جاتے ہیں۔ ان کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ اب خود مسلمان
ماننے لگ گئے ہیں۔ کہ کوئی جسمانی مردہ زندہ ہو کر اس
دنیا میں نہیں آ سکتا۔ چنانچہ دہلی کا صحیفہ "المجدد" (جلد ۱ نمبر ۱) لکھتا ہے۔

"صحیح مسلم وغیرہ میں حدیث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرمادے کہ جو شخص مسلمان ہو کہ جنت کا
مستحق ہے۔ مرنے کے بعد۔ تو وہ پھر دوبارہ دنیا میں
آئے گی تمنا نہیں کرتا۔ جو مردہ دنیاوی تکالیف
سے نہایت پاک بڑی نعمتوں اور عیش و آرام میں
مشغول ہو جاتا ہے۔ سوا شہداء کے کہ اللہ پاک
ان سے کہتا ہے۔ کہ اے میرے بند و مومنین! تم لوگو
انگنا ہو جب اللہ پاک ان سے بار بار مانگنے کا تقاضا
کرتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمیں پھر دوبارہ
دنیا میں لوٹا دے تاکہ تیرے راستہ میں ہم کثیر شہید
کرسکے جاتیں۔ اور اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ کہ یہ تو
نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو دیکھو دیکھو جو چکا ہے۔

کہ انہم الیہا لایرجعون یعنی جو دنیا سے
وفات پا کر یا مقتول و شہید ہو کر آگئے وہ پھر لوٹ کر
دنیا میں ہرگز نہیں جائیں گے۔

وقت آئیگا کہ مسلمانوں کو اسی طرح ان دوسرے مسائل
کی صورت کی آزار کرنا پڑیگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے پیش کئے ہیں۔

ہندو عورتیں اور پردہ

ہندو عورتوں کی بے جا
آزادی کے نقصانات پر جو شخص کلامی اور بد تہذیبی کی
حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ حیرت۔ رنج۔ غصہ اور افسوس
کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"ہائے افسوس ہندو عورتیں رسم پردہ کی عدم
موجودگی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ان پر کسی قسم
کی پابندی نہیں۔"

کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ اسلام کا وہ حکم جس پر پچھلے
اسلام ہمیشہ سے اعتراض کرتے آئے ہیں۔ اور جس کو عورتوں
پر ظلم قرار دیتے رہے ہیں۔ اب اپنے ہاں اسی کی عدم
موجودگی پر افسوس کر رہے ہیں۔

اگرچہ ہندوؤں کے لئے اب اپنی عورتوں میں پردہ کو
رداج دینا آسان کام نہیں۔ کیونکہ ہندو عورتیں آزادی کی
جس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ اس سے لوٹنا وہ گوارا نہیں کر سکیں گی
لیکن اگر مسلسل کوشش سے کام لیا جائے۔ تو اس قسم کی
خرابیوں کی جن کا ذکر بندے مازم نے کیا ہے۔ کچھ نہ
کچھ روک تھام ضرور ہو سکتی ہے۔ اگر ہندو صاحبان
آئے دن کے آگے کے آگے سے غلط نظر کرسم کے
اور کوشش کرے عید میں سات سو نو جوان لڑکیوں اور عورتوں
کے گم ہو جانے کے افسوسناک واقعہ سے بھی عبرت
لے لیں۔ اور عورتوں کے متعلق ایسا انتظام نہ کریں۔ کہ
کہ وہ مردوں کے ساتھ کھلم کھلا نہ مل سکیں۔
تو یہ ثبوت ہو گا کہ ان کا۔ کہ ہندو صاحبان
سوشل خرابیوں کے انسداد کی ضرورت
نہیں سمجھتے کیا ان کا مذہب انہیں ایسا کرنے کی
اجازت نہیں دیتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولنا الکریم

خطبہ جمعہ

ایک خطبہ کی تشریح

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امینہ اللہ تعالیٰ

۱۹۲۲ء

سورۃ فاتحہ کی تہاد شد کے بعد فرمایا۔

میں بسبب اس کے کہ مجھے متعدد لوگوں کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ پچھلے جمعہ پر جو خطبہ پڑھا گیا۔ اس سے بعض کو بعض غلط فہمیاں ہوئی ہیں۔ اس لئے توجہ کے خطبہ میں اسی کے متعلق بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک بعض لوگوں کو اس خطبہ کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ متعدد قسم کی روایتیں میرے تک پہنچی ہیں۔ مگر وجہ اس کے کہ ان کا مضمون اپنی ذات پر ہی یہ بتانے کے لئے کافی تھا۔ کہ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ آگے یہ مشامیں نہیں سمجھا۔ کہ خطیب سے یہ چھوٹی خطبہ کا کیا مفہوم تھا۔ کیونکہ ذرا سے غور کرنے سے بات صاف ہو جاتی ہے۔ بعض نے اس خطبہ کا مفہوم یہ سمجھا ہے۔ کہ خطیب نے لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ باہر جو مبلغ بھیجے جاتے ہیں۔ ان کے بھیجنے میں بعض نقص ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس معاملہ کو خلیفہ تک پہنچا دیں۔ مگر میرے نزدیک یہ مفہوم درست نہیں۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ اس خطبہ سے یہ سمجھنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ ایک بات بیان کی جاتی ہے۔ اور اس سے ذہن اس طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جس طرف منتقل کرنا بات کرنے والے کا منشا نہیں ہوتا۔ پھر میں یہ اس لئے کہتا ہوں۔ کہ خطیب کا وہ منشا نہیں ہو سکتا۔ جو سمجھا گیا ہے۔ کہ قادیان کے رہنے والے اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مبلغوں کے متعلق جس قسم کی گڑبگڑ ہو۔

پہلے مجھ تک پہنچتی ہے۔ اور پھر کسی اور کو ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈاک کا انتظام

باہر کے لوگوں میں سے بعض غلطی سے سمجھتے ہیں۔ کہ میری ڈاک پہلے اور دوسروں کے پاس جاتی ہے۔ اور پھر وہ مجھے خطوط سناتے ہیں۔ حالانکہ اس کے متعلق میں نے اتنی احتیاط رکھی ہوئی ہے۔ کہ پہلے سارے خطوط میرے پاس آتے ہیں۔ اور پھر دفتر میں جاتے ہیں۔ اور اس طرح مجھے دو گنا کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دفتر دے پھر وہی خطوط مجھے سنا کر ان کے جواب پوچھتے ہیں۔ اگر وہ پہلے ہی پڑھ کر میرے سامنے خطوط پیش کریں۔ تو کم از کم دو گنا غلطی و زائد میرا وقت بچ سکتا ہے۔ مگر میں نے اس لئے کہ تا کوئی یہ نہ کہے۔ کہ میرا خط خود نہ پڑھا۔ یہ طریق رکھا ہوا ہے۔ کہ سارے خطوط پہلے خود پڑھتا ہوں۔ اور پھر دفتر میں بھیج دیتا ہوں۔ اور اگر کوئی بند خط دفتر میں چلا جائے۔ تو ان کو ہدایت ہے کہ اس کو اسی طرح واپس کریں۔ چنانچہ دفتر ڈاک دالے اس قسم کے خط واپس میرے پاس بھیج دیتے ہیں۔ تو بعض باہر کے لوگوں کو غلطی لگتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے خطوط براہ راست میرے پاس نہیں پہنچتے۔ چنانچہ ہر مہینہ دس پندرہ خطوط اس قسم کے آجاتے ہیں۔ جن میں بڑی کج حاجت کے ساتھ دفتر ڈاک والوں کو لکھا ہوتا ہے۔ کہ ہر بانی کے لیے میرا سارا خط حضرت صاحب کو سنا دیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ میں خود سارے خطوط پڑھتا ہوں۔ اور اب تو یہ انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ بکس ڈاک خانہ میں جاتا ہے۔ اس کی ایک چابی میرے پاس ہوتی ہے۔ اور ایک پوسٹا سٹر کے پاس وہ بکس میں سارے خطوط ڈاک ڈال دیتا ہے۔ اور پھر میں خود اس کو نکالتا ہوں۔

کے متعلق خبریں خلیفۃ المسیح کے پاس آتی ہیں

پس جبکہ تمام قادیان کے لوگ اس بات سے واقف ہیں۔ کہ سب خبریں پہلے میرے پاس آتی ہیں۔ اور اس سے مولوی سرور شاہ صاحب بھی واقف ہیں۔ تو ان کے خطبہ سے وہ مفہوم نکالتا جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ غلطی ہے۔ اگر باہر سے کوئی غلطی کریں تو ان کی غلطی کا مجھے

پہلے علم مجھے ہوگا۔ اور کسی کو نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس علم کے دو ہی ذریعہ ہیں۔ یا تو یہ کہ مبلغ خود خط لکھ دے۔ کہ میں نے ایسا کیا ہے۔ یا اور کوئی احمدی جو وہاں ہو۔ وہ خط لکھ دے۔ اور یہ حدیث ثابت ہے۔ کہ مبلغ خط لکھیگا۔ تو مجھے ہی لکھیگا۔ اور اگر کسی اور نے اس کی شکایت کرنی ہوگی۔ تو وہ بھی میرے پاس ہی کرے گا۔ کیونکہ مبلغوں کی غلطیوں کا علم حاصل کرنے کا ایک ہی حق ہے۔ اور وہ میں ہوں۔ اس لئے پہلے مجھے علم ہوگا۔ اور پھر اور دوسروں کو میرے ذریعہ علم ہوگا۔ میں سناؤں تو وہ سنیں گے۔ ورنہ نہیں اور جس قدر میں سناؤں اسی قدر انہیں علم ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ چنانچہ بعض جب دوسروں کی نسبت ایسی باتیں لکھ دیتے ہیں۔ جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ غلطی ہوئی۔ تو ان کو میں بیان نہیں کرتا۔ اور وہ اور دوسروں کو معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً منشی (مخدوم صادق) صاحب کے متعلق ہی کسی نے شکایتیں لکھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے پہلے ہی رو یا میں بتا دیا تھا۔ کہ ایسا ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جب خط آئے تو میں نے چاک کر دئے۔ اور دفتر ڈاک میں نہیں بھیجے۔ اور ان کو بھی معلوم نہیں۔ کہ کیا باتیں تھیں۔ ان کا اگر کوئی حصہ ظاہر کیا تو میں نے خود کیا۔ اور کسی کو بطور خود کوئی بات معلوم نہیں ہو سکتی تھی۔

مولوی (سرور شاہ) صاحب کو بھی چونکہ براہ راست کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ میرے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ یہ بات نہیں کہہ سکتے تھے۔ جو سمجھی گئی ہے۔

مبلغوں کا تقرر

پھر بعض کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ مولوی صاحب نے مبلغوں کے آئندہ تعین کے لئے کہا ہے۔ کہ ایسے مبلغ مقرر کریں جو دین سے واقف ہوں۔ گو خطبہ میں ایسے الفاظ بھی ہوں۔ جن سے یہ سمجھا جاسکتا ہو۔ مگر میرے نزدیک مولوی صاحب کا یہ بھی مفہوم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مبلغ لوگ مقرر نہیں کرتے۔ بلکہ میں کرتا ہوں۔ اور میں کو تعین کے لئے بھیجا ہے۔ خلیفہ نے بھیجا ہے۔ مجھ سے پہلے اگر کوئی بھیجے گا۔ اور وہ ایک ہی شخص

چند ہری فتح جبر۔ وہ حضرت خلیفہ اول کے اشارہ سے
 بیٹھے گئے تھے۔ اور اب بعض میرے اشاروں سے بھیجے
 جاتے ہیں۔ بعض کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ مگر ایسے بھی
 ہیں جن کے متعلق میں نے مشورہ نہیں لیا۔ ہر حال نہ ان کے
 بھیجنے میں کسی کا تعلق ہے۔ نہ ان کے واپس بلانے میں۔
 زیادہ سے زیادہ اگر کچھ تعلق ہے۔ تو یہ کہ میں ان سے مشورہ
 لوں۔ اور وہ مشورہ دیدیں۔ اس لئے مولوی صاحب یہ بھی نہیں
 کہہ سکتے۔

انگریزی خوالہ دین سے واقفیت پیدا کریں

گو میں اس خطبہ میں موجود نہ تھا۔ لیکن میرے نزدیک ان کا
 مفہوم وہی تھا۔ جو بعض مشکلات کی وجہ سے میں نے خود
 بیان کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ ہماری جماعت کے انگریزی خوالہ
 دین سے واقفیت پیدا کریں۔ کیونکہ غیر مسالک میں تبلیغ کیلئے
 وہی بھیجے جاسکتے ہیں جو انگریزی والوں کا کام نہیں کر سکتے۔ مثلاً
 امریکہ۔ جرمن۔ وغیرہ علاقوں میں انگریزی دان بیکار کام
 کر سکتے ہیں۔ مگر وہ دین سے ایسے واقف نہیں ہوتے
 جیسے ایک عالم۔ اس لئے خطرہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایسی باتیں
 بھی بیان کر دیں۔ جو لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں۔
 آج سے تین سال قبل میں نے اسی جگہ کھڑے ہو کر بتایا تھا
 کہ انگریزی خوالوں کو چاہیے کہ اپنی مسائل سے واقفیت
 پیدا کریں۔ تاکہ جب تبلیغ کے لئے جائیں۔ تو کسی کے لئے
 ٹھوکر کا باعث نہ ہوں۔

یہ مفہوم تھا۔ جبر زور دینے کے لئے انھوں نے مختلف
 پہلو بیان کئے۔ اور ایسا ہو جاتا ہے کہ کسی بات کے مختلف
 پہلوؤں پر زور دینے کے لئے جب کوئی روشنی ڈالتا ہو
 تو اس سے غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے۔
 کہ ہماری جماعت کے انگریزی خوالہ دین سے کم واقف
 ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے اس سال درس قرآن رکھا تھا
 اور انگشت کا مہینہ اسی لئے تجویز کیا تھا۔ تاکہ انگریزی خوالہ
 شامل ہوں۔ صحت کے لحاظ سے اور مہینے اس سے اچھے
 تھے۔ مگر اس میں چونکہ کالجوں والے بھی شامل ہو سکتے
 تھے۔ اس لئے اسی میں درس دیا۔ ورنہ لگت کا مہینہ
 صحت اور محنت کرنے کے لحاظ سے اچھا مہینہ نہیں

ہوتا۔ شدید گرمی ہوتی ہے۔ پینہ آتا ہے۔ راتوں کا کام
 نہیں کیا جاسکتا۔ برسات کی وجہ سے تکلیف اور برص جاتی
 ہے۔ سب انگریزی خوالوں اور کالجوں کے طلباء کے
 لئے یہی رکھا۔ تاکہ وہ بھی شامل ہو سکیں۔ درس کے بعد جب
 میں نے دعوت کی۔ اور بعض دوستوں نے کہا کہ درس کا
 وقت بدل دینا چاہیے۔ ان کو میں نے یہی جواب دیا۔ کہ
 آپ لوگ تو اور مہینوں میں بھی آ سکتے ہیں۔ لیکن کالجوں کا
 نہیں آ سکتے۔ اس لئے یہی مہینہ مناسب ہے۔

پس اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ایسے لوگ ایک دن
 میں تیار نہیں ہو سکتے۔ جو انگریزی دان بھی ہوں۔ اور
 مسائل دینیہ سے بھی واقف۔ اس لئے گھبراہٹ ضرور ہوتی
 ہے۔

نومسلموں کو عملی طریق میں چلانے کیلئے انتظام

جب تک ابھی سے ایسے لوگ تیار کرنے کی فکر نہ کریں۔
 جو علم دین اور فقہ کے مسائل سے واقف ہونے کے ساتھ
 ہی انگریزی دان بھی ہوں۔ ڈر ہے کہ جب نومسلموں کا ذہن
 تیار ہوگا۔ جو دین پر عملی طریق سے چلے گا۔ تو کیا کچھ
 سبک میں نے اس کے لئے ایک تدبیر کی ہے۔ اور وہ یہ ہے
 کہ اب جو مبلغ تیار ہو رہے ہیں۔ ان کو کام کرنے والے
 مبلغوں کے ساتھ لگا دیں گے۔ مثلاً مبارک علی صاحب
 ولایت میں کام کر رہے ہیں۔ ان سے زیادہ اچھی طرح یہ مبلغ
 مسائل سمجھا سکتے ہیں۔ مگر انگریزی زبان نہیں جانتے۔
 اس لئے ان کے ساتھ بطور نائب ایک کو لگا دیا جائیگا
 جو ساتھ ساتھ زبان سیکھے۔ اور مسائل سکھا سکے۔ چنانچہ یہی
 سلسلہ کے ماتحت یہاں کے واقف لوگ جانتے ہیں۔ کہ
 مولوی جلال الدین صاحب کو ولایت کے لئے مقرر کیا
 ہوا ہے۔ ان کو انگریزی نہیں آتی۔ اس لئے پہلے پہل
 تو مبلغ دینی مسائل میں ان سے مشورہ لے کر کام کرتے
 رہینگے۔ اور یہ زبان سیکھتے رہینگے۔ جو چھ ماہ یا سال میں اتنی
 آجاتی ہے۔ کہ باتیں کر سکیں۔ اور پڑھانے کے لئے باتیں
 کر لینا بھی کافی ہوتا ہے۔ اور دو سال
 میں لیکچر دینے کی قابلیت پیدا ہو جاتی
 ہے۔

انگریزی خوالہ دین سے خطاب

مگر باوجود اس کے میں یہی کہوں گا۔ کہ اس طرح کام تو چل
 جائیگا۔ سب فریج دھنکنا کر پڑے گا۔ یعنی جہاں ایک آدمی
 کو کام کرنا چاہیے۔ وہاں دو دو کو دکھنا پڑیگا۔ اس لئے
 اسب تو یہی ہے۔ کہ انگریزی خوالہ جوان ایک حصہ میں
 کا بھی ضرور سیکھیں۔ اور وقت آگیا ہے۔ کہ اس کام کو شروع
 کر دیا جائے۔ چنانچہ تین جوان اسی سال بی ایس پاس کر کے
 آئے ہیں۔ کہ ان کو دین کا علم پڑھایا جائے۔ ان کے لئے
 ایسا کورس تیار کیا گیا ہے۔ جس سے دو تین سال میں اتنی قابلیت
 پیدا ہو جائے کہ ایک محدود دائرہ میں کام چلا سکیں۔ پھر
 کام کے لحاظ سے پھر بھی وہ بہت کم ہیں۔ پس جہاں مل جوم
 ان کے خطبہ کا تھا۔ اور جس کے سوا دوسرا کوئی ذہن میں
 نہیں آ سکتا۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جائے
 اور نہ صرف یہ کہ جوان اس کی طرف متوجہ ہوں۔ بلکہ وہ بھی
 جو اپنا اپنا کاروبار کرتے ہیں یا دفتر میں ملازم ہیں وہ
 ابھی سے اس طرف توجہ کریں۔ کیونکہ علم ایک دن میں نہیں
 سیکھا جاسکتا۔ پس وہ لوگ جو دین کی تبلیغ کے لئے غیر ملک
 میں جاسکتے ہیں۔ خواہ وہ ملازم ہوں۔ یا کوئی کاروبار کرتے
 ہوں۔ انہیں کیا پتہ ہے۔ کہ کب ان کو اشاعت دین
 کے لئے جانا پڑے۔ اگر ایسا وقت آگیا۔ تو وہ کیا کریں گے
 ان کو سلسلہ کی خدمت سے کچھ لئے اپنے آپ کو ریزرو مبلغ
 سمجھنا چاہیے۔ جیسا کہ فوجوں کے سپاہی ریزرو ہوتے ہیں
 وہ سال میں ایک دفعہ جلتے۔ اور جا کر پریکٹس کرتے
 ہیں۔ لیکن جب جنگ کا موقع آئے۔ تو سب جمع ہو جاتے
 ہیں۔ کیوں اسی لئے کہ وہ اپنی پریکٹس جاری رکھتے ہیں
 اگر وہ لوگ جو ملازمتیں کرتے ہیں یا کوئی اور کام اگر
 پندرہ سٹب بھی روزانہ دین سیکھنے کے لئے نکالیں تو
 چار پانچ سال میں اتنی واقفیت پیدا کر سکتے ہیں کہ کام چلا سکیں
 اور مسائل میں باریک اختلاف تو رہتے ہی ہیں۔ حتیٰ کہ
 ایک امام بھی دوسرے امام کی بات نہیں مانتا۔ کیوں
 شافعی۔ ابوحنیفہ کے خلاف اور ابوحنیفہ امام حنبلی کے
 خلاف بعض باتیں بیان کرتے ہیں۔ اسی لئے کہ ایک دوسرے
 کی بات نہیں مانتا۔ اور ایسی باتوں میں اختلاف چلا ہی جاتا

اور پس قیاس ہے کہ نبی کے سوا خواہ کوئی انسان ہو۔ خواہ
خلیفہ ہو۔ خواہ امام ہو۔ خواہ مونی ہو۔ خواہ مولیٰ ہو
اس کے متعلق ہر وقت احتمال ہے کہ فعلی ہو یا نہ ہو
ہو نہیں سکتا۔ کہ اس کے سارے اجتہاد درست ہوں، حضرت
ابوبکر رضہ، حضرت عمر رضہ، حضرت عثمان رضہ، حضرت علی رضہ
کے سارے مسئلے درست نہیں ہوتے تھے۔ کئی شاہین ہستی
ہیں کہ فلاں فتویٰ ابوبکر رضہ کا عمر رضہ کے خلاف تھا۔ اور حضرت
عمر رضہ نے ایک مسئلہ غلط کر دیا۔ حالانکہ وہ بہت مہتمم
جو یہ ہے۔ کہ عورت سے علقی کرنے سے منی خارج نہ ہو
و غسل واجب ہے۔ مگر حضرت عمر رضہ نے اس کے خلاف
فتویٰ دیا ہے۔ تو اس قسم کے اختلاف ہوتے ہیں
اور ہوتے رہیں گے۔ مگر یہ ایسے اختلاف نہیں ہیں جن سے
دین میں رخنہ پڑے۔

انگریزی انوکھے لئے دینی تعلیم کا کورس

پس تھوڑی محنت کر کے بھی دین کا علم حاصل کیا جاسکتا
ہے۔ اور اگر لوگ اس کے لئے تیار ہوں۔ تو کورس میں
بنا کر دے سکتا ہوں۔ اس کے لئے عربی کی بھی ضرورت نہیں
اردو میں ہی سیکھ سکتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے انگریزی
لوگ تیار ہوں۔ تو میں ایسا کورس تیار کر کے دے سکتا ہوں
کہ پندرہ منٹ اور ڈیڑھ گھنٹہ چار پانچ سال میں کام چلائیے
سکتے ہیں۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ بہت محنت سے کام
کریں۔ یہ نہیں۔ کہ یہ وہی اتنی قابلیت پیدا کر سکیں گے مولیٰ
سے مولیٰ کام بھی بغیر محنت کے نہیں آسکتا۔ دیکھو ترکھان
کا کام ایک سونا کام ہے۔ مگر بی اسے پاس بھی ہو۔ جو
مستقل تنخواہ لیتا ہو۔ تو اسے نہیں کر سکیگا۔ بات یہ ہے
کہ سوئے کام بھی محنت سے آتے ہیں۔ اگر لوگ دین کا
علم سیکھنے کے لئے محنت کریں گے۔ تو کچھ بن سکیں گے
اور انگریزی خوان کیا اہل اسے تو کچھ کچھ کو دین سے واقف
ہونا چاہیے۔ کچھ کو ہی قوم محفوظ ہو سکتی ہے۔ جس کا
کوئی فرد واقف نہ ہو۔ پس وہ جو باہر تبلیغ کے لئے جاتے
وہ تو الگ ہے۔ ہمارے تو ہر ایک فرد کو ایسا ہونا چاہیے کہ
مسائل دینیہ سے واقف ہو۔
اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری جماعت کے سارے لوگ ایسے ہوں

عربی قصیدہ

ذیل کا قصیدہ اسکندر بیگ کے ایک صاحب نے ارسال
فرمایا ہے۔ جو دفتر تبلیغات اسکندریہ میں کام کرتے
ہیں۔ ناظرین کو اس کو چاہیے۔ کہ صاحب قصیدہ کے
اعلام اور محبت پر نظر فرما کر آیات ذیل کو ملاحظہ
فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ میدان حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی تصدیق کے لئے کسی کسی مجلس اور سعید رجوں کو
دیوار بید سے حق کی طرف کھینچ رہا ہے۔

اللہ اکبر ما زالت فضا ملکہ
تاقی عباد اللہ فی الذکر برہانا

اللہ اکبر ہم اکابر ان حساب ان ہم
من الالہ ثوابا ثم رضوانا

مستمسکین بنور اللہ ان حضرا
تروی الشیطان و فی دھو غضبانا

معرفین من اللہ حمت بالکرم
ہم الکلام اہم فی الدین وجدانا

ہم الاصفیاء تراہم جنہم
الاحدی الامام القبطا حبانا

ذی المعجزات التي کانت مفاخر
بین الملوک و بین الکائنات

ہو المسمیٰ ہو المسمیٰ بلا شک
ومن یکاب ذالک فهو کفرانا

لقد اتانا وادھش کل ذی عقل
بعلم صحیح لکتاب اللہ تبسنا

ہو المسمیٰ بروح اللہ قوتہ
ہو الایۃ الکبریٰ لرسول اللہ ازمانا

ہدینا لسنہ عشر الاخرات ان لنا
من الایمان در عافہ من دانا
نعم اکابر یون العز و شیخ
محبین بتقوی اللہ صنوانا

لنا قلوب محب اللہ عامرہ
عمدہ لاسما ہی یقینا فہی تنہانا
یارب ان فی غریبت اعلمنا
کثیرۃ مثل موج البحر اوزانا

لکن حقوق یا اللہ اوسع منه
تلك الذنوب فہب یارب مغفرا
والطف بوضعی فی الدارین مکرمہ
الاحدی الذی فی الدین دینانا

والاحدی بن حبیبنا این ما وجدنا
و حبت ما کافا فہم فی اللہ اخوانا
یارب صل علی المختار ذی شرف
المصطفیٰ المحبتیٰ ہر خیر انسانا

واما منا احمد المسمیٰ سیدنا
وملانی نافرقت الکفر و لدینانا
(مستجاب)

نماز میں راگ کا استعمال

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ
مجھ میں خود بخود یہ بلکہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر کوئی گاتا ہو۔ تو اس کی
آواز میں فوراً نقل آتا رہتا ہوں۔ میں اس ملک سے فائدہ اٹھا کر
اور دعائیں سوز و گداز پیدا کرنے میں مدد لیتا ہوں۔ اور وہی
آواز سے اس کو استعمال کر لیتا ہوں۔ مگر اس وجہ سے کہ جس
صراطِ مستقیم کو نہ چھوڑ بیٹھوں۔ استدعا کرتا ہوں کہ براہِ کرم مجھے
آگاہ فرمایا جائے کہ میں راگ و اشعار وغیرہ سے کیا منافع اٹھا
سکتا ہوں۔
حضرت نے اس کے جواب میں لکھ دیا۔ راگ کا استعمال کرنا۔ نماز اور
دعائیں مکروہ ہے۔ علاوہ نماز کے بھی راگ برفرڈا نہیں ہے۔ اس
قوت۔ فہم اور فراست باطل ہو جاتی ہے۔ مگر خوش الحانی سے
نہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء و حضرات
سید السلام اور آپ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گنگرہا گینگوی گئے اور امام مہدی کی جگہ

خواجہ حسن نظامی کی محرمی

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلی نے شریعہ سال ۱۳۸۱ھ میں اپنی شوق بخشی اور فخر کے ساتھ اپنے رسالہ میں دو دنیا نامہ لکھ کر پندرہ سو سال بعد میں نے سر کے بال کٹوا دئے ایک مضمون لکھا تھا جس کو رسالہ مذکورہ کے خریداروں نے تو ضرور پڑھا ہوگا۔ اور خواجہ صاحب کے ارادت مندوں نے دیکھا اور حجاز اندر کے لوگ بھی دیکھ گئے۔ اور سال بھر تک حضرت امام مہدی صاحب کی ان کے انتظار میں رہے ہوتے۔ لیکن اب جبکہ سال ۱۳۸۱ھ ان کی جگہ پر آگیا کہ ان کی جگہ پر ختم ہو چکا ہے کیا وہ ظلم اور زبان سے اس کو کوہر لے سکتے اور اس کا ذکر ایک کے سامنے لاسکتے ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اب تو خواجہ صاحب اپنے بال کٹے سر کو پیٹتے اور مضمون لکھنے والے اتھ کو کاٹتے ہونگے۔ پھر کے جن سے ان مضمون لکھنا تو انھیں ایک کھیل نظر آتا تھا۔ لیکن اس قسم کے مضامین جو ان کے یقین اور ایمان اور مستندات کی بنیادوں کو ہلانے کے لئے لکھے جاتے ہیں۔ ان دانش و عقلمندوں کی نظر میں ان کے تمام مضامین کی وقعت پریشہ کے برابر لگتی رہنے نہیں دیتے۔ مضمون محولہ بالا کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

”میں نے سب سے پہلے ۱۳۸۱ء میں سر پر بال رکھے تھے ۱۳۸۱ء میں مرض سر عام کے سبب کٹ گئے۔ پھر اس وقت سے آج پرے آٹھ برس یہ بال میرے سر پر ہے۔ مگر وہ محرم ۱۳۸۱ھ کو جبکہ میری سال گرہ کا دن تھا۔ اور میں حسب قاعدہ قدیم گذشتہ سال کے اعمال کا حساب ضمیر کے سامنے کر رہا تھا۔ ضمیر نے مجھ سے کہا تیری عمر ۷۲ سال کی پوری ہوئی۔ اور ۲۳ سال شروع ہوا۔ اب تو ریا اور نمود اور نفس کی ہرگز دوری کی آزادی ہو جائے۔ کہ حضرت امام مہدی کی غلامی وہی کہ سیکھا۔ جو ظاہر و باطن یکساں رکھتا ہو۔ میں نے ضمیر کو جواب دیا۔ یہ بال ریا اندہ نور کے خیال سے نہیں رکھے۔ بلکہ میری گردن بہت دہلی

اور بد صورت ہے۔ اس کا عیب چھپانے کو بال رکھے ہیں ضمیر کہا مگر خلق تان بالوں ہی کی وجہ سے تو کو بزرگ اور درویش خیال کرتی ہے۔ اور تیرا نفس بار بار اس کو گھوس کر کہے کہ بالوں کے حسن و خوشنمائی سے میں ہزاروں میں یکتا نظر آتا ہوں۔ یہ اعتراض مسکریں سے نداشت سے مرعوب کیا۔ ضمیر کا یہ قول غلط نہ تھا۔ (سچ فرماؤ وہ تو حق تعالیٰ سے بل اکا انسان علیٰ نفسہم لیس میں نے خود اپنی غلطی کا اعتراف کیا یعنی انسان اپنے نفس کو خوب ہا خفا ہے۔ خواہ ظنی و ظہری کے عذر پیش کرتا ہی جائے۔ اور خواجہ صاحب اور خیال کیا کہ اسی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے شہرت کا لباس پہنا اس پر لعنت ہے میرے بال بھی شہرت کی چیز ہیں۔ اس لئے انھیں سے بچنے کیلئے ان کا کٹنا ضروری ہے۔ مگر واسطے اور تمام احباب نہایت سختی سے مخالفت کرتے رہے۔ مگر میں نے حجام کو ہار کر بالوں کا کٹوانے کا حکم دیدیا۔ لوگوں نے حجام کو اشارہ کر دیا تھا۔ اس نے بھی بال تراشنے میں ذرا لیت دیکھ لیا۔ مگر میرے اصرار کے سبب مجبور ہو گیا۔ اور پانچ نمونہ کے اندر گنگرہا گئے گیسو میرے کٹ کر دامن میں آگئے۔ اسی وقت میری روح اطاعت اخلاص خداوندی کے جذب سے دج میں آ رہی تھی۔ بالوں کا کٹنا یا رکھنا ایسی بہت کی چیز نہیں ہے۔ کہ اس کا ذکر یہاں کیا جاتا۔ مگر میری تدبیر اور مقررہ وضع داری میں انقلاب پیش آیا تھا۔ اس واسطے اس کا ذکر ضروری معلوم ہوا۔ لیکن یہ بال ان پانچ آدمیوں کو بھیج دئے۔ جن کے نام اور پتے درج ہیں۔ یہ بال برکت اور تعلیم کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ میری اخلاص مندی کی نشانیاں ہیں۔ جو میں ان لوگوں سے رکھتا ہوں۔ جن کو یہ دے گئے۔ میں نے ان کو وہ چیز دی ہے۔ جو آٹھ برس میرے سر پر رہی۔ وہ میرے جو حرص و نفس پرستی کے جذبات کا شکار بھی ہوا۔ اور جس نے خدا کو دیکھ کر اور خدا میں سہارا دے خدا کو اپنے اندر چا کر بار بار لاہوتی سجدے اس کو کیئے۔ یہ ایک آدمی کے بال ہیں۔ اور آدمی بھی ایسا جس کے سر میں عقل کم تھی۔ اور دنیا کے خیالات بھرے تھے غیری خواجہ صاحب کے مضمون کا اقتباس مندرجہ بالا بغور پڑھئے

میں اگرچہ ان کے بظہری جذبات اندر گنگرہا کے خیالات کا

بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ اور جس تکلف سے انہوں نے اپنا فکا اور باطن یکساں بنانے کی بے سود کوشش کی ہے۔ اس کا اظہار ان کے ایک ایک لفظ سے ہوتا ہے۔ لیکن ہم اس مضمون سے مرعوب نہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے ایک مشہور پیر صاحب نے رسالہ قیامت نامہ میں سفر کے حالات اور امام مہدی کے ظہور کے متعلق اپنی تحقیقات اور مدال کے علماء اور فقہاء کی لابی بڑے وقوف سے پیشگوئیاں درج کر کے خلق خدا کو راہ راست سے ہٹانے اور ان کی نظر دوسری طرف لگا دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا۔ ان کی ساری تحقیقات کا خلاصہ اور جوہر باطل ہو گیا۔ یعنی میں بھی وہ امام مہدی نہ آیا جسکی انھیں انتظار ہے۔ خواجہ صاحب اور ان کے پیروں کو یقین دہانہ ہو چکا کہ ان کا امام مہدی ایکسا نہیں۔ لیکن انھیں امام مہدی کی غلامی نصیب نہیں۔ اور جب تک اس شخص کو وہور نہ کریں گے۔ اور سچے دل سے ایمان نہ آئے۔ تیار نہ ہوں گے۔ اس وقت تک کہ محرم ہی رہے گا۔ خواجہ صاحب لکھ رکھیں۔ کہ سر کے بال کٹوانا تو اگر اگر انھیں جرموں سے بھی بھکوا دیں۔ تو اس قسم کے پانچ نمونہ امام مہدی کی غلامی کے قابل نہیں بن سکتے۔ اس کے لئے دل کی صفائی کی ضرورت ہے۔ خواجہ صاحب اس کا بھی تجربہ کریں۔ ہا خدا رحیم عبد اللہ ربنا ولی تمیم قادیان

غیر لغوی یا قبول احکامیت کی تحریک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فدوی کا والد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضور کے حلقہ گوشہ کے زمرہ میں شامل تھا۔ اور فدوی کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے اس جہان فانی سے رحلت کر گیا تھا۔ جس کے باعث فدوی کو غیر احمدی رشتہ داری کے زیر اثر نہ کر احمدیت سے محروم ہونا پڑا۔ لیکن اللہ کی ہمت نے اس عاجز میں طلب حق کا مادہ رکھا تھا جس کے باعث میں عموماً مختلف فرقوں کے لوگوں کی تہ تبارخیا کرتا رہتا تھا۔ ایک دن فدوی ایک احمدی کی تہ دیر تک مذہبی معاملات پر بات چیت کرتا رہا۔ اس رات کو خواب میں فدوی کو اپنے والد صاحب مرحوم کی ملاقات ہوئی۔ جس میں انہوں نے فرمایا۔ کہ میں نے تو تم کو پیدا ہونے سے پہلے مسیح موعود علیہ السلام

میں نے سب سے پہلے ۱۳۸۱ء میں سر پر بال رکھے تھے ۱۳۸۱ء میں مرض سر عام کے سبب کٹ گئے۔ پھر اس وقت سے آج پرے آٹھ برس یہ بال میرے سر پر ہے۔ مگر وہ محرم ۱۳۸۱ھ کو جبکہ میری سال گرہ کا دن تھا۔ اور میں حسب قاعدہ قدیم گذشتہ سال کے اعمال کا حساب ضمیر کے سامنے کر رہا تھا۔ ضمیر نے مجھ سے کہا تیری عمر ۷۲ سال کی پوری ہوئی۔ اور ۲۳ سال شروع ہوا۔ اب تو ریا اور نمود اور نفس کی ہرگز دوری کی آزادی ہو جائے۔ کہ حضرت امام مہدی کی غلامی وہی کہ سیکھا۔ جو ظاہر و باطن یکساں رکھتا ہو۔ میں نے ضمیر کو جواب دیا۔ یہ بال ریا اندہ نور کے خیال سے نہیں رکھے۔ بلکہ میری گردن بہت دہلی

الہامی علاج مرغ کی گولیاں

ہم نے احباب کی سفارش پر ایک کچھ مرغ کو ہڑتال اور شکر گٹ کی شوری کی ہوئی ہے جسکو ذبح کر کے روغن گاؤ میں بریاں کر کے گولیاں بنائی جادینگلی جو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ نومبر ۱۹۲۲ء میں تیار ہو جادگی جن کے استعمال سے تمام اعضا و ریسے میں از سر نو طاقت آجاتی ہے اور پورے کو عالم شباب میں لے آتی ہیں۔ علاوہ ازیں دردِ بچہ وغیرہ کو بھی مفید ہیں۔ احباب فوراً درخواستیں بھیجیں تاکہ ہم تیار ہو کر آپ کو خود بخود بذریعہ ڈاک دی پی ارسال کر دیں۔ قیمت کجاس ہرنی دجن پور خوراک چالیس روز کی عیار روپیہ اور علاوہ محصول ڈاک وغیرہ (درا) بذمہ خریدار ہوگا۔

نوٹ: جو احباب پوری خوراک چالیس یوم کی طلب کریں گے ان کو اس مرغ کے گولیاں ارسال ہونگے۔
خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجود تریاق شمیم گجرات گجرات شاہد صاحب

اشتہار فروخت زمین

| نمبری خسرو ذیل | تعدادی | مہلہ | کنال |
|----------------|--------|------|------|
| ۱۱۶۶ | ۱۱ | ۱۱ | ۱۱ |
| ۱۱۶۷ | ۱۱ | ۱۱ | ۱۱ |
| ۱۱۶۸ | ۱۱ | ۱۱ | ۱۱ |

عقل کو ٹھکی نواب صاحب کھارہ کے راستہ پر میں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ زمین ان سب نمبروں کی زرعی ہے۔ اس وقت سب زمین فروزہ ہے۔ چونکہ اس طرف آبادی بھی بڑھ رہی ہے۔ اس واسطے اس میں آبادی بھی ہو سکتی ہے۔
سالم نمبر بھی فروخت کئے جاسکتے ہیں۔ اور ٹکڑہ دار بھی جو صاحبان خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ خیر الدین وثیقہ نویس سے قادیان میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ (خان بہادر) مرزا سلطان

سردی کا موسم آگیا ہے ترباق زندگی

کی ایک ایک شیشی ضرور ہر گھر میں موجود رہنی چاہئے۔ جو نزلہ زکام۔ موسمی بخار۔ ہنسیہ۔ دردِ سر۔ دردِ اعضا۔ پیٹ کے تمام امراض۔ بد ہضمی۔ بھڑا اور بچہ کا کاٹا ہوا۔ وغیرہ قریباً یکساں بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے بیسیوں دوستوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے طریق استعمال شیشی کے ہمراہ مرسل ہوگا۔ قیمت شیشی کھان عا۔ خورد عا۔
تسلیم حق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر معارف تبلیغی تقریر جو حال میں شائع ہوئی ہے۔ کئی دوستوں نے بیسیوں کاپیاں منگا کر تقسیم کی ہیں۔ قیمت فی ۲۲ رچھ پارے تک کی کل ۴۰ کاپیاں مکمل باقی ہیں جن دوستوں نے لینی ہیں۔ فی الفور لے لیں۔ ورنہ بعد میں نامکمل تفسیر کے ملنے کی فکایت بجا ہوگی۔ قیمت کل کی مجلد ۴۰ رچھ صدر حصہ اول عیر

تفسیر خزانۃ العرفان

دوم ہر سوم عیر

فہرست کتب مفت
کتاب گھر قادیان

بیت ب شیعہ حب درجہ اول از ضلع فیروز
گنگا رام دلدگور دتال ذات روڑہ سکھ کمہ تحصیل زیرہ

بنام
نور محمد دلدغیم ذات ارائیں سکھ چک ۱۰۶ مونگاں والہ
تحصیل خانیوال ضلع ملتان
دعوئے ماعہ صرف
بنام نور محمد عظیم ارائیں سکھ چک ۱۰۶ مونگاں والہ
تحصیل خانیوال ضلع ملتان
مقدمہ صدر میں درخواست مدعی و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعبیل سمن سے گزیر کرتا ہے۔ لہذا تمہارے نام اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵۵ جدول نمبر ۲ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو حاضر عدالت ہو کر جواب دی کر دے۔ ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی کی طرف کی جادے گی۔

تحریر۔ ۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء
دستخط امیر خط انگریزی

مہر عدالت

شملہ - ۶ اراکتوبر - ایبٹ آباد میں آتشزدگی
 (شمال مغربی سرحدی صوبہ) میں کچھری کی عمارات کا درمیانی حصہ آگ لگ جاتا
 سے تباہ و برباد ہو گیا ہے۔ ایک لاکھ روپیہ کے نقصان
 کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ تقریباً تمام انگریزی کاغذات نذر
 آتش ہو گئے۔ لیکن خزانہ اور اس کی نقدی وغیرہ
 کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

ریاست میسور میں قانون
مطالعہ کی مخالفت
میسور - ۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء
کی قانونی کونسل میں
مسودہ قانون اخبارات
پر بحث ہوئی۔ طویل بحث میں نمایندوں نے اسکی سخت
مخالفت کی اور کہا کہ یہ پہلے مسودہ سے بھی زیادہ سخت

ست میں ۹ مینسپل سکول بند کئے گئے۔
 غیرت سورت میں طلبہ کی بایا
 سورت سے جاری کردہ ۹ سکول بند کئے جانے والے ہیں۔

غیر مالک کی خبریں

تھریس میں ترکوں کے حقوق تسلیم کر لئے گئے
اتحادیوں میں ترکوں کے حقوق کو تسلیم کر لیا ہے۔

امریکے کے جہازوں پر سے ایک غیر مصدقہ تسلیم کر لیا
ترکوں کی گولہ باری اطلاع منظر ہے کہ ترکوں نے امریکہ کے ایک تہا کن جہاز پر گولہ باری کی ہے جو پناہ گزینوں کو لے کر آتی ہے جا رہا تھا۔

تھریس میں یونانی حکومت کا تمہ مستند طور پر بیان
اتحادیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ تھریس میں یونانی حکومت فی الفور ختم ہو جانی چاہئے۔ البتہ جب تک امن قائم نہ ہو جائے تب تک ترکی افواج کو آبادوں کے صہور کرنے یا تھریس پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

جنگ ہو رہی ہے
لندن - ۱۴ راکتوبر - پانچر انقلاب یونان کے بعد حکومت برطانیہ کا طریق عمل کلیتہ بدل گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰ ستمبر کو ایک بیلا غافل کیا گیا۔ جس میں مصطفیٰ کمال پاشا کو دعوت جنگ دی گئی تھی۔ مگر جنرل ہیرنگٹن نے الٹی میٹم دینے سے قطعاً انکار کر دیا۔ اور امیر البحر بردک اور سوہورس امبولڈ الٹی میٹم نے جنرل موصوف کی تائید کی۔ خیال ہے کہ جنرل ہیرنگٹن کی کارروائی نے سلطنت برطانیہ کو جنگ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا ہے۔

ترکی کا آئندہ صلہ
لندن - ۱۴ راکتوبر - مشرکوں کے تارے کہ ترکان احرار کی ایک جماعت کی طرف سے یہ دھمپ تجویز پیش کی گئی ہے کہ جس وقت قسطنطنیہ دوبارہ حاصل ہو جائے۔ تو سمندر کی راہ سے اس پر حملہ کرنے کے خطرہ کے باعث ترکی حکومت کا ادارہ سلطنت کے کوچک کے وسط میں بمقام اسکی شہر منتقل کر دیا جائے۔

بامد میں ترکی صلہ
لندن - ۱۴ راکتوبر - ہیر جانبدار رقبہ کے اندر باندرا کے مقام پر ترکی رسالہ دیکھا گیا ہے۔

برطانی حکومت تھریس کے
لندن - ۱۴ راکتوبر - برطانی حکومت مشرق وسطا لبہ کو خطرناک سمجھتی ہے قریب کی حالت کو بہت خطرناک خیال کر رہی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ تھریس کے متعلق ترکوں کے مطالبات کو پورا کرنا ناممکن ہے۔

لارڈ کرزن پیرس کو
لارڈ کرزن موسیوں پاکستان سے گفتگو کرنے کے لیے کو روانہ ہو گئے ہیں۔

ترک مشرقی تھریس کا
لندن سے کوئی تازہ ہدایت نہیں بھیجی گئی۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ترک قبیل اتحاد جماعتوں کی حفاظت کی ضمانت دے بغیر ہی مشرقی تھریس پر فوری قبضہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ترک معاہدہ صلح سے
قسطنطنیہ کے اتحادی ہائی کمیشنر ان اور اتحاد کا پہلے قبضہ چاہتے ہیں جنریلوں کی مجلس میں گذشتہ شام اس صورت حال پر بحث و تمحیص کی گئی۔ ایک سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ ترکوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی تھریس میں ان کی فوجوں کو جانے کی اجازت دی جائے۔ اور وہاں فی الفور ان کی حکومت قائم کی جائے۔ یعنی ایک ماہ کے اندر بحث یہ پیدا

ہو گئی تھی کہ ترکوں کو معاہدہ صلح پر دستخط ہونے سے قبل مشرقی تھریس میں داخل ہونے کی اجازت دیکر بیان قسطنطنیہ - ۱۴ راکتوبر - اتحادی اتحادی اتحادی پر گفت و شنید کے رک جانے ترکوں کی بے اطمینانی کیوجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اتحادی جو وعدے کرتے ہیں کہ وہ حوالگی تھریس کے متعلق اپنے اشرے کام لیں گے۔ ان کی غیر یقینی نوعیت کے اشرے ترک عدم اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔

ترکی کی ہدایت
لندن - ۱۴ راکتوبر - مشرقی تھریس میں ہیرنگٹن قریب کے متعلق آئندہ ترکی کی ہدایت کیا گیا جائیگا۔ یہ سب کچھ پیرس کانفرنس پر منحصر ہے۔ ملوئی شدہ مجلس کے نتیجہ کا سب سے اتنا ہوا ہے۔ موسیوں فرینکلن لوگان کی ہدایت پر فرانسیسی جنرل منظم وانیہ نے تھریس کے فوری قبضہ کے متعلق ترکی مطالبات کی تائید کرنا منظور کر لیا ہے۔

قبضہ تھریس کے متعلق
پیرس - ۱۴ راکتوبر - ترکوں کے قبضہ تھریس کے متعلق کے قبضہ تھریس کے اتفاق اتحادی اتفاق رائے کے متعلق اتحادیوں کے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ اب صرف یہ سوال باقی رہ گیا ہے کہ قبضہ ایک مہینہ میں دیا جائے یا جبکہ آخری صلح ہو۔

ترکوں کو دینے کا سویدہ
دیزلیاس نے گفتگو کے دوران میں موسیوں پانیکار ترکوں کو دینے کا سویدہ سے کہا ہے کہ وہ تھریس کے خالی کر دینے حتی کہ خطہ مرتفع کے پرے جنگ سے قبل ترکوں کی جو سرحد تھی۔ اس کی حوالگی پر بھی راضی ہو جائیگا۔

جنگ کا خطرہ دور ہو گیا
لندن - ۱۴ راکتوبر - برطانیہ - فرانسیسی اور اطالی اب پھر معاہدہ پیرس کیوجہ سے دو دش بدوش ہیں۔ شہرے ایکسپریس لکھتا ہے کہ خطرہ جنگ کا غبار جو سلطنت پر چھا ہوا تھا وہ اب بالکل دور ہو گیا ہے۔

مصر وول شاہ یونان کیلئے پھانسی کی مزار
پوسٹ کا نامہ نگار پیرس سے اطلاع دیتا ہے کہ باغی مغربی شاہ یونان قسطنطنیہ کو پھانسی پر لٹکانے کے لئے گرا تھی کی سفیر نے نے پیرس بجا کر کے اسے بچا لیا۔